سلطنت آصفیہ کا آخری فرمانروا میر عثمان علی خان اور ان کے کارنامے

آصف سابع نواب میر عثمان علی خان اور اُن کے کارنامے

ڈاکٹر ایم اے نعیم کی غیر معمولی انگریزی کتاب

محمد ریاض احمد

مبصر

آصف سابع نواب میر عثمان علی خاں بہادر کو ان کی بے پناہ دولت، رعایا پروری، علم دوستی، بلا لحاظ مذہب وملت رنگ ونسل ذات پات عوام کی بہبود اور سادگی کے لئے نہ صرف تلنگانہ، آندھرا پردیش یا ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں جانا جاتا ہے۔ ان کی دوراندیشی کفایت شعاری کے ساتھ ساتھ فراخدلی کے کافی قصے بھی مشہور ہیں۔ حضور نظام نواب میر عثمان علی خاں بہادر کے بارے میں بلاشک وشبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ متحدہ ہندوستان کی تقریباً 565 دیسی ریاستوں میں حیدرآباد دکن سب سے متمول، خوشحال ایسی ریاست تھی جہاں عوام کو تمام بنیادی سہولتیں حاصل تھیں۔ جس وقت متحدہ ہندوستان کے اکثر علاقے تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے، حیدرآباد دکن روشنی سے منور تھا۔ آصفجاہی حکمرانوں نے حیدرآباد دکن کو دنیا کے چنندہ خوشحال علاقوں میں شامل کردیا تھا۔ بہرحال ہمارے شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے تعلق رکھنے والے ممتاز مورخ ڈاکٹر ایم اے نعیم نے آصف سابع حضور نظام میر عثمان علی خاں بہادر کی حکمرانی اور ان کی نمایاں خدمات، کارناموں اور ملک کی ترقی میں ان کے حصہ کے بارے میں "H.E.H. MIR OSMAN ALI KHAN THE NIZAM VII OF HYDERABAD AND HIS CONTRIBUTIONS" نامی انگریزی کتاب تحریر کی ہے۔

271 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو یقیناً غیر معمولی کہا جائے گا۔ گلیس پیپر پر شائع کتاب کا خوبصورت سرورق دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک خوبصورت ودِلکش کیٹلاگ ہو۔ کتاب کی نفیس پرنٹنگ، ڈیزائن، رنگ کے انتخاب سے ڈاکٹر نعیم کے صاف ستھرے ذوق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے قبل بھی ڈاکٹر نعیم نے اپنی تحقیق، وسیع مطالعہ اور دنیا کو حیدرآباد دکن، یہاں کی سلطنتوں اور حکمرانوں کے بارے میں واقف کروانے والی کم از کم 12 کتابیں لکھی ہیں جن میں دکن میں نظام الملک آصفجاہ (1720-1748) کے تحت مغل انتظامیہ، ایران اور دکن کی سلطنتوں کے سفارتی وتہذیبی تعلقات، گولکنڈہ کے قطب شاہوں کی تہذیب، تمدن اور حیدرآباد بیجاپور کی عادل شاہی تہذیب وتمدن، بہمنی اور دکن کے بریدی حکمراں، نظام کے شاہی محلات، ROCK ART OF ARABIA، حیدرآباد میں ڈاک انتظامیہ کی تاریخ معہ نادر و نایاب تصاویر قابل ذکر ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں ڈاکٹر نعیم نے بہت ہی اچھوتے انداز میں قارئین کو بتایا کہ نظام ششم نواب محبوب علی خاں کے انتقال کے بعد 29 اگست 1911ء کو نواب شہاب جنگ نے جو وزیر پولیس تھے محبوب علی پاشاہ کے فرزند میر عثمان علی خاں بہادر کے ساتویں نظام ہونے کا اعلان کیا اور 18 ستمبر 1911ء کو آصف سابع کی رسم تاج پوشی انجام پائی۔ مصنف نے ایسا لگتا ہے کہ بڑی ہی تندہی وجستجو کے ساتھ تحقیق کے بعد قلم اُٹھایا ہے اور 1911ء تا 1948ء حضور نظام نواب میر عثمان علی خاں بہادر کی خدمات وکارناموں اور تعلیمی ترقی میں ان کے حصہ کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ کتاب میں لکھا ہے کہ 1914ء میں حضور نظام نواب میر عثمان علی خاں نے مملکت کے انتظامیہ کی راست ذمہ داری حاصل کرلی۔ مختلف محکموں میں اصلاحات کے نفاذ، تمام شعبوں میں اس وقت ہوئی ترقی، عوام کی بہبود کے لئے بنائے گئے نئے دستور، شہر حیدرآباد کو عصری بنانے کیلئے کئے گئے اقدامات، عوامی افادیت کی تعمیر کردہ فن تعمیر کی شاہکار بے شمار عمارتوں کے بارے میں بھی ڈاکٹر نعیم نے قارئین کو واقف کروایا ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی، عثمانیہ جنرل ہاسپٹل، یونانی اسپتال، ہائیکورٹ، نظام پیالس دہلی، معظم جاہی مارکٹ، کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن جیسی عمارتوں کے بارے میں مصنف نے بہت خوب لکھا ہے۔ حضور نظام کے تعلیمی اصلاحات، ڈیمس وآبپاشی پراجکٹس کی تعمیر، ہائیڈرو الیکٹرک پاور اسٹیشنس، ریلویز کے فروغ، روڈویز، ایرویز کے فروغ اور دکن ایرویز کے قیام کے بارے میں مصنف نے لکھا ہے کہ یہ تمام حضور نظام آصف سابع نواب میر عثمان علی خاں کے کارنامے ہیں۔ صنعتوں کے قیام، اس کے فروغ، حیدرآباد اسٹیٹ بینک کا قیام، اس دور کا مستحکم مالیاتی نظام، قبائیلی بہبود کے اقدامات، گونڈہ لمباڑہ وغیرہ کی بازآبادکاری، انھیں مفت تعلیم، مفت ہاسٹل اور طعام کی فراہم کردہ سہولتوں پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ دولت کے باوجود سیدھی سادی زندگی گزارنے والے حضور نظام کے بارے میں ڈاکٹر نعیم نے لکھا ہے کہ حضور نظام نے دنیا بھر کے اداروں کو عطیات دیئے۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کو دیئے گئے لاکھوں پاؤنڈس کے عطیات کے بارے میں بھی قارئین کو معلومات فراہم کی ہیں۔ مسلم وہندو مذہبی اداروں کی باقاعدگی سے مالی اعانت، منادر کے ملازمین کو دی جانے والی ماہانہ تنخواہوں، سقوط حیدرآباد کے بعد نئی حکومت کو کروڑہا روپے مالیہ کی فراہمی، حکومت ہند کو 1965ء میں چین کے ساتھ جنگ کے دوران دیئے گئے مثالی عطیہ کا تفصیلی ذکر کتاب میں کیا گیا ہے۔ کتاب میں ڈاکٹر ایم اے نعیم نے لکھا ہے کہ اُس وقت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی خواہش پر حضور نظام نے 5 ٹن سونا ڈیفنس فنڈ میں بطور عطیہ پیش کیا تھا۔ کتاب میں یہ بھی تحریر ہے کہ 1928ء میں حضور نظام نواب میر عثمان علی خاں نے ایرکنڈیشنڈ ٹورسٹ ریلوے کوچس متعارف کروائے تھے۔ ڈاکٹر نعیم کی اس خوبصورت تصنیف میں عثمانیہ یونیورسٹی، آرٹس کالج، عثمانیہ یونیورسٹی کی تقریب افتتاح، جلسہ تقسیم اسناد، چومحلہ پیالس، نظام پیالس نئی دہلی، عثمانیہ دواخانہ، قانون ساز اسمبلی، حیدرآباد پبلک اسکول، معظم جاہی مارکٹ، سٹی کالج، آصفیہ لائبریری، محبوبیہ اسکول، کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن، عزاء خانہ زہرہ، یونانی اسپتال، ہائیکورٹ، جوبلی ہال، تاج پوشی کی تقریب، حضور نظام کی شادی کی نادر و نایاب تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں اور اس دور کے مختلف نقشے بھی پیش کئے گئے۔ بہرحال ڈاکٹر ایم اے نعیم الدین کی اس کتاب کو اسپورتھی پرنٹرس ریڈہلز نے شائع کیا۔ کوہ نور بک ڈسٹری بیوٹرس ایس آر این کالونی مانصاحب ٹینک حیدرآباد یا پھر مصنف ڈاکٹر ایم اے نعیم سے یہ کتاب حاصل کی جاسکتی ہے۔